فَلَا اِثْمَ : تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں عَلَیْهِ : اس پر ہے

اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے

رَّحِیْمٌ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

نوٹ (۱) : اس آیت میں ''وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ'' کے الفاظ نسبتاً زیادہ غور طلب ہیں۔ مردار' خون اور سور کا نام لینے کے بعد کسی چیز کا نام نہیں لیا گیا' بلکہ ''وَمَا'' (اور اس کو) کہا گیا جس کی وجہ سے اس میں عمومیت پیدا ہو گئی اور اس میں ہر وہ چیز (صرف جانور نہیں) شامل ہو جائے گی جس پر آیت کے اس حصے کا اطلاق ہو گا۔ اسی طرح ''اُهِلَّ'' (پکارا گیا) کے ساتھ نام کے لفظ کا صراحتاً ذکر نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے اس میں بھی عمومیت پیدا ہوئی اور اس میں نام پکارنے کے علاوہ دیگر نیتیں بھی شامل ہو گئیں۔ اس بنیاد پر علماء کرام چار صورتوں کو حرام قرار دیتے ہیں جس کی تفصیل معارف القرآن میں دی ہوئی ہے۔ ہم ان چار صورتوں کی صرف نشاندہی کر دیتے ہیں۔

۱) ایسا جانور جس کو ذبح کرتے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے۔

۲) ایسا جانور جس کو ذبح کرتے وقت نام تو اللہ کا لیا جائے لیکن اس سے مقصود غیر اللہ کا تقرب ہو۔

۳) کسی جانور پر علامت لگا کر غیر اللہ کے تقرب اور تعظیم کے خیال سے چھوڑ دیا جائے اور اس سے کوئی کام وغیرہ نہ لیا جائے' تو یہ عمل حرام ہے۔ البتہ کوئی دوسرا شخص ایسا کوئی جانور خرید کر اگر ذبح کر کے کھائے تو اس کے لیے حلال ہے۔

۴) جانوروں کے علاوہ ایسی دوسری چیزیں مثلاً مٹھائی یا کھانا وغیرہ بھی حرام ہیں جن پر غیر اللہ کے نام کی نذر (منت) مانی گئی ہو۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے''

(رواہ البخاری' عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

© rasailojaraid.com

سلسلۂ نباتات قرآن (قسط 11)

فُوم

(Garlic)

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

قرآنی نام: فُوم

عربی نام: ثوم

پنجابی، فارسی: تھوم۔ ثُوم

عبرانی: شومیم

سنسکرت، ہندی، اردو، گجراتی: لہسن

کشمیری: روہن

اطالوی: ایلیم

انگریزی: گارلک

نباتاتی نام: Allium sativum Linn

قرآن مجید میں صرف ایک بار سورۃ البقرۃ کی آیت ۶۱ میں لہسن کا ذکر آیا ہے:

﴿وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا﴾

''اور یاد کرو جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ! ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے، لہٰذا اپنے ربّ سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، کھیرا، ککڑی، گیہوں، لہسن، پیاز اور دال وغیرہ پیدا کرے''۔

مولانا امین احسن اصلاحی اس آیت کی تشریح میں رقم طراز ہیں:

''بقل'' کا لفظ سبزیوں اور ترکاریوں کی تمام اقسام کے لیے عام ہے۔ ''قثاء'' کے معنی ککڑی اور کھیرے کے ہیں۔ فوم اور ثوم ایک ہی چیز ہے۔ اس کے معنی لہسن کے ہیں۔ اہل عرب ''ث'' کو کبھی کبھی ''ف'' سے بدل دیا کرتے ہیں، مثلاً عاثور کو عافور اور اثافی کو اثاثی کر دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں ''تھوم'' کا لفظ بھی یہیں سے چلا ہوا معلوم ہوتا ہے''۔

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.
© rasailojaraid

بعض مفسرین نے قرآنی لفظ ''فوم'' کو گندم یا غلے کے ہم معنی بتایا ہے' لیکن علامہ عبداللہ یوسف علی' مولانا عبداللطیف اور مولانا امین احسن اصلاحی کے نزدیک لہسن کے لیے یہ لفظ ''فوم'' اس قدر مشہور ہے کہ اس سے روٹی یا گندم یا غلہ وغیرہ مراد لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مولانا اصلاحی ذرا سخت لہجے میں تاکیداً لکھتے ہیں:

''قرآن مجید کی تاویل ہمیشہ الفاظ کے مشہور معانی کے لحاظ سے کرنی چاہیے''۔

لہسن کی اہمیت غذائیات میں بنیادی طور پر اس کے دوائی فوائد میں مضمر ہے۔ لہسن کو پیاز' ادرک اور نمک مرچ کے ساتھ دالوں اور ترکاریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر اس کو کچا کھایا جائے تو اس کا مزا تیز اور بُو ناگوار ہوتی ہے' لیکن اللہ نے اس میں کچھ خوبیاں ایسی رکھی ہیں جن کی وجہ سے یہ غذا کا ایک جزو بن گیا ہے۔ مثلاً یہ گوشت' مچھلی وغیرہ بساندھ والی چیزوں کی بساندھ دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے انسان خراب آب و ہوا کے نقصانات سے محفوظ رہتا ہے۔ معدے کو تقویت دیتا اور ریاح کو نکالتا اور کھانسی اور دمہ میں بلغم کو نکالتا ہے۔ فالج و لقوہ میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ خون کے دباؤ کو کم کرتا ہے اور بعض جلدی امراض کو دور کرتا ہے۔

ان امراض میں لہسن زمانۂ قدیم سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اب زمانۂ جدید کی طبی تحقیقات نے بھی اس کے فوائد کی تصدیق کر دی ہے۔ حکیم محمد سعید شہید (صاحب ہمدرد) لکھتے ہیں:

''اس میں ایک خاص قسم کا تیل ہوتا ہے۔ انسان کے بدن میں پہنچنے کے بعد اس کی نکاسی پھیپھڑوں اور جلد کے ذریعے ہوتی ہے' لہٰذا لہسن پھیپھڑوں کی سِل' کھانسی' دمہ اور کالی کھانسی میں فائدہ دیتا ہے اور اس کی بو ان امراض میں خاص طور پر مفید ہے۔ کالی کھانسی میں لہسن کے فائدے سے عام لوگ بھی واقف ہیں۔ چنانچہ لہسن کی پوتھیاں چھیل کر دھاگے میں پرو کر بچے کے گلے میں ڈال دیتے ہیں' تاکہ اس کی بُو ناک کے راستے پھیپھڑوں میں پہنچ کر سکون دے۔ اس کے علاوہ کالی کھانسی میں لہسن کے استعمال کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ لہسن کو چھیل کر بچے کے پاؤں کے تلووں کے نیچے رکھ کر اوپر سے جراب اور جوتا پہنا دیتے ہیں۔ پھیپھڑوں کی سِل میں لہسن کا سونگھنا اور اس کی ایک دو پوتھی شہد میں ملا کر چاٹنا بھی مفید ہے''۔

فالج و لقوہ میں بھی لہسن کا استعمال مفید ہے۔ گٹھیا اور کھانسی دمہ میں ایک دو پوتھی شہد میں ملا کر کھلائی جاتی ہے۔ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے لہسن پھلبہری' چھیپ اور داد کو بہت

© rasailojaraid